

ارشاد فرمایا:

یہ مال نہ میرا ہے نہ تمہارا، بلکہ مسلمانوں کا حق مشترک اور ان کی تلواروں کا جمع کیا ہوا سرمایہ ہے۔ اگر تم ان کے ساتھ جنگ میں شریک ہوئے ہوتے تو تمہارا حصہ بھی ان کے برابر ہوتا، ورنہ ان کے ہاتھوں کی کمائی دوسروں کے منہ کا نوالہ بننے کیلئے نہیں ہے۔

--☆☆--

(۲۳۰) خطبه

معلوم ہونا چاہیے کہ زبان انسان (کے بدن) کا ایک ٹکڑا ہے۔ جب انسان (کا ذہن) رک جائے تو پھر کلام اُسکا ساتھ نہیں دیا کرتا اور جب اُسکی (معلومات میں) وسعت ہو تو پھر کلام زبان کو رکنے کی مہلت نہیں دیا کرتا اور ہم (اہلیت) اقليم سخن کے فرمازوا ہیں۔ وہ ہمارے رگ و پی میں سما یا ہوا ہے اور اُسکی شاخیں ہم پر جھکی ہوئی ہیں۔ ط

خدا تم پر رحم کرے! اس بات کو جان لو کہ تم ایسے دور میں ہو جس میں حق گوکم، زبانیں صدق بیانی سے کند اور حق والے ذیل و خوار ہیں۔ یہ لوگ گناہ و نافرمانی پر جسے ہوئے ہیں اور ظاہر داری و نفاق کی بنا پر ایک دوسرے سے صلح و صفائی رکھتے ہیں۔ ان کے جوان بدخوا، ان کے بوڑھے گنہگار، ان کے عالم منافق اور ان کے واعظ چاپلوں ہیں۔ نہ چھوٹے بڑوں کی تقطیم کرتے ہیں اور نہ مالدار فقیر و بے نوا کی دستگیری کرتے ہیں۔

--☆☆--

ط امیر المؤمنین علیہ السلام نے ایک موقع پر اپنے بھانجے جعدہ ان بیرونی خزوی سے فرمایا کہ وہ خطبہ دیں، مگر جب خطبہ دینے کیلئے کھڑے ہوئے تو زبان لٹکھڑا نے لگی اور کچھ نہ کہہ سکے، جس پر حضرت خطبہ دینے کیلئے منبر پر بلند ہوتے اور ایک طویل خطبہ ارشاد فرمایا جس کے چند جملے سید رشی نے یہاں درج کئے ہیں۔

يَطْلُبُ مِنْهُ مَا لَا، فَقَالَ عَلِيٌّ اللَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ :

إِنَّ هَذَا الْبَيْانَ لَيْسَ لِي وَلَأَكُ، وَإِنَّمَا هُوَ فِي عِبَادِ الْمُسْلِمِينَ، وَ جَلْبُ أَسْيَاءِهِمْ، فَإِنَّ شَرِكَتَهُمْ فِي حَزِيبِهِمْ كَانَ لَكَ مِثْلُ حَظِيهِمْ، وَ إِلَّا فَجَنَّاتُهُمْ أَيْدِيهِمْ لَا تَكُونُ لِغَيْرِ أَفْوَاهِهِمْ .

--☆☆--

(۲۳۰) وَمِنْ كَلَامِ اللَّهِ عَلَيْهِ الْحَلَامُ

أَلَا إِنَّ الْلِسَانَ بَضْعَةٌ مِنَ الْإِنْسَانِ، فَلَا يُسِعُهُ الْقَوْلُ إِذَا امْتَنَعَ، وَ لَا يُمْهِلُهُ النُّطْقُ إِذَا اتَّسَعَ، وَ إِنَّا لَأَمْرَأُ الْكَلَامِ، وَ فِينَا تَنَشَّبُتْ عُرُوقُهُ، وَ عَلَيْنَا تَهَدَّلُتْ غُصُونُهُ.

وَ اعْلَمُوا رَحِمَكُمُ اللَّهُ أَنَّكُمْ فِي زَمَانٍ الْقَائِلُ فِيهِ بِالْحَقِّ قَلِيلٌ، وَ الْلِسَانُ عَنِ الصِّدْقِ كَلِيلٌ، وَ الْلَّازِمُ لِلْحَقِّ ذَلِيلٌ. أَهْلُهُ مُغْتَكِفُونَ عَلَى الْعِصْيَانِ، مُصْطَلِحُونَ عَلَى الْإِدْهَانِ، فَتَاهُمْ عَارِمُ، وَ شَاءُبُهُمْ أَثْمُ، وَ عَالِمُهُمْ مَنَافِقُ، وَ قَارِئُهُمْ مَمَاذِقُ، لَا يُعَظِّمُ صَغِيرُهُمْ كَبِيرُهُمْ، وَ لَا يَعُولُ غَنِيُّهُمْ فَقِيرُهُمْ .

--☆☆--